صداقت کا جان نثار — اخبار جو ہر جمعہ کو دارالسلطنت دہلی سے شائع ہوتا ہے

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ

الحق ایجنسی دہلی کی کتابیں

تفسیر اتقان اردو

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تفسیر کا بامحاورہ اردو ترجمہ دو جلدون مین ہے۔ اس تفسیر کی خوبی بیان سے باہر ہے جس حسن و خوش اسلوبی سے امام مرحوم نے اس نادر تالیف مین حقایق و معارف قرآن مجید کو بیان فرمایا ہے۔ دیگر ضخیم تفسیرون مین بھی وہ موجود نہین جملہ علوم و ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل عام مجمل مفصل محکم و متشابہ ظاہر و نص کیفیت نزول۔ اسباب نزول۔ [illegible] نزول اعجاز طرق استنباط وغیرہ امور کو نہایت تفصیل سے لکہا ہے۔ ہر دو جلد کی اصلی قیمت ۶ رعایتی ۵ مجلد ۶

حمایل

مترجمہ شمس العلماء حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب [illegible] تقطیع [illegible] صفحے ایک صفحہ مین متن اور دوسرے صفحہ مین بالمقابل ترجمہ۔ حاشیہ پر فوائد

[illegible] ہدایت کے متعلق سلسلہ وار نمبر لگا کر اسکے مطابق نشان لگا دیئے ہین۔ مجلد عما دو روپے۔

عظمت کی کتاب تاریخ اسپین (نصف اول)

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نبیرہ سر سید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوا لیا۔ اصلی قیمت [illegible] للعہ مترجم کے فات ہوجانے سے اس کی چند جلدین ہم اور ہی خرید لی ہین وزن اس کا ایک سیر و چھٹانک ہے رعایتی قیمت پر دفتر الحق سے بے جلد عہ مین اور مجلد نفیس عہ مین بلا محصول مل جائے گی۔ جلد درخواست بھیجیے ورنہ پھر اس کتاب اس قیمت پر نہ مل سکیگی۔ دیگر [illegible] و تاجران کتب سے اس کی قیمت [illegible]

صمصام [illegible]

آریون کے [illegible] ان بڑے بڑے اعتراضون کا معقول و منقول سے جواب جو اہل اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہین قیمت

حضور شہنشاہ معظم قیصر ہند
کے دربار دہلی کی یادگار ہے
سلطانی جنتری
زبدۃ الحکماء حکیم و ڈاکٹر غلام نبی صاحب ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت مالک شفاخانہ یونانی لاہور

| جلد | مطبوعہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ھ یوم جمعہ | نمبر ۱۱ |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق دہلی

بنگال کی دلجوئی اور اہلحدیث کی بدگوئی

وان یروا کل آیۃ لا یومنوا بہا

اگر ساری نشانیاں بھی دیکھ لیں تو نہ مانیں گے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جو رات دن اسی ادھیڑ بن میں رہتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے کوئی امر حق آوے تو اس کی تکذیب میں کبھی طرح نہ دیجاتے۔ ترمیم تقسیم بنگال کے عظیم الشان آسمانی نشان پر بھی خاموش نہ ہوئے اور ایک سب سے بڑا مضمون ۲۹ دسمبر سنہ ۱۱ء کے اہلحدیث میں "تقسیم بنگالہ پر قادیانی پیشگوئی" کے عنوان سے لکھکر اس آیت الٰہی کی تکذیب میں بے سود اور لاحاصل کوشش کرکے یصدون عن سبیل اللہ کی اصلی ڈیوٹی کو بجا لائے۔ بخدا ہمکو یہ مضمون پڑھکر مزید تصدیق و تائید مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی کی ہوئی جو بخاری و مسلم میں ہے کہ

لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع الحدیث

یعنے پیروی کروگے تم یہود و نصاریٰ کی بالشت بہ بالشت گز بہ گز یہانتک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ میں گھسے ہونگے تو تم بھی ایسا کروگے۔ چنانچہ امرتسری فاضل نے اپنے مضمون میں ایسے ہی اعتراض کئے ہیں جو نصاریٰ سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ جس سے انہوں نے قدم بہ قدم مکذبین رسل کی تقلید کرکے حق نیابت ادا کیا ہے۔ ربنا لا تجعلنا منھم۔ اب ہم ناظرین کو ملاحظہ نہیں عیسائیانہ اعتراض امرتسری فاضل کے سناتے ہیں اور ساتھ ہی عیسائیوں کے اعتراض بالمقابل نقل کرکے مولوی صاحب کی ان سے بالشت بہ بالشت مطابقت کر دکھاتے ہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب نے چھ کالم پر یہ مضمون لکھا ہے۔ مگر اعتراض صرف دو ہی پیش کر سکے ہیں جو یہ ہیں۔

(۱) یہ الہامی پیشین گوئی نہیں تھی بلکہ اٹکل اور قیافہ سے تھی۔

(۲) مرزا صاحب اسکو پہلے ہی واقع شدہ بتا چکے ہیں پھر اب دوبارہ وقوع کیا۔

واللہ اس اعتراض سے تو پیشین گوئی کی عظمت معلوم ہو گئی۔ اور ساتھ ہی پیشینگوئی کرنے والے کی صداقت ثابت ہوکر معترض کی حقیقت بھی کھل گئی کیونکہ یہ اعتراض بالکل نصاریٰ کے ان اعتراضات سے ملتے ہیں جو انہوں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں پر کئے ہیں جس سے پتہ لگ گیا کہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی علی منہاج نبوت ہے اور معترض کے اعتراض علی سنت نصاریٰ۔ اس لئے ہم پہلے یہ دکھاتے ہیں کہ ثنائی اعتراضات عیسائی اعتراضات سے کچھ بڑھکر نہیں ہیں۔ اور اعتراض بھی ہم معترض کے بڑے بھائی پادری فانڈر عیسائی کے یہاں نقل کرتے ہیں جو مرزا صاحب علیہ السلام کے دعوے سے بھی قبل کا ہے۔ بغور ملاحظہ فرمائے۔ اور ثنائی اعتراض کو اس کے ساتھ ملائیے۔

پادری فنڈر نے ایک کتاب میزان الحق نام لکھی تھی۔ جو سنہ ۱۸۶۲ء میں بمقام لنڈن تیسری دفعہ طبع ہوئی اس کی چوتھی فصل میں پادری مذکور لکھتا ہے کہ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نہ کوئی معجزہ دکھایا نہ کوئی پیشینگوئی کی" صفحہ ۲

لیجئے مولوی صاحب۔ آپ کا رفیق حال تو سرے سے ہی صدور معجزہ و پیشین گوئی کی نفی کرتا ہے۔ اگر آپ نے بھی ایسا کیا تو کونسا کمال ہے۔ اب ہم آپ کے اعتراض ہر کے مقابل نصاریٰ کی اعتراض سناتے ہیں۔

نقل کفر کفر نباشد

اعتراضات عیسائی	اعتراضات ثنائی
(۱) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب فہم و فراست اور باریک بین اور دانا اور دنیوی کاموں میں ماہر تھا لیکن باطنی	(۱) مرزا صاحب موصوف بڑے پایہ کے پالیٹیشن (مدبر) تھے گو الہامی نہ تھے مگر دور اندیش ضرور تھے۔ بلفظہٖ

الہدیث ۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء صہ
(۲) اب بنگالیوں کی دلجوئی ہو گی) یہ کیسا الہامی پیشین گوئی ہے کہ حاکم محکوم کی دلجوئی کرے گا کیا حاکم محکوم کی دلجوئی نہین کیا کرتا اس میں الہام کی کیا ضرورت ہے تو موقع شناسی اور علم سیاست مین قیافہ دانی ہے

بلفظہ صہ ۳

اور دلی پاکی سے بیگانہ معاذ اللہ تہافت ۲۶۷
(۲) غلبہ روم کی پیشین گوئی الہامی نہین ہے اس کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صرف اپنے گمان اور خوردہ بینی کے موافق بیان کیا ہے۔ ایسی باتین ہر زمانہ مین عقلمندون سے سنتے آئے ہین " میزان الحق صہ ۲۵۲

اور سنو!

(غلبہ روم کی بابت) خدا نے نہین خود محمد صاحب نے اپنی فراست اور موقعہ بینی سے مسلمانون کی تسلی کے لئے یون ہی کہدیا جیسا حکیم بیمارون اور سردار فوج اپنے لشکر کو رنج و حیرانگی کے وقت کہا کرتے ہین + + × معلوم نہین کیون محمدی اس آیت مین پیشین گوئی بوسیلہ الہام تلاش کرتے ہین۔ کیونکہ یہ تو گذشتہ واقعات کے لحاظ سے کہا گیا ہے جیسا آجکل گذشتہ تجربہ یا علم کی بنا پر اخبارون مین آئندہ کی خبرین اوڑائی جاتی ہین " رسالہ محمدی کرامت مصنفہ پادری ریو ایل۔ ٹھاکر داس مطبوعہ ۱۸۹۵ء صہ ۲۷

ناظرین! غالباً آپ نے اب سمجھ لیا ہوگا کہ ہندی مکذب اور ولایتی مکذب کی تکذیب قریب قریب یکسان ہے۔ جیساکہ ثنائی اعتراض کا ماحصل یہ ہے کہ بنگالہ کے متعلق پیشین گوئی الہامی نہین بلکہ قیافہ اور موقعہ شناسی سے تہی۔ ویسا ہی عیسائی اعتراض کا لب لباب یہ ہے کہ روم کی پیشین گوئی الہام سے نہین بلکہ خوردہ بینی اور تجربہ اور علم کی بنا پر تہی۔ اور جسطرح امرتسری فاضل نے مرزا صاحب علیہ السلام کی نسبت کہا ہے کہ وہ مدبر اور دوراندیش تھے الہامی نہ تھے۔ اوسی طرح بلکہ اوس سے کچھ زیادہ الفاظ مین یورپین فاضل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا کہ بڑے باریک بین اور دنیوی کامون مین ماہر تھے مگر باطنی اور دلی پاکی سے معاذ اللہ محروم تھے " کیا اب بہی نصارے کی تتبع بالشت بہ بالشت سے فاضل امرتسری انکار کرسکتا ہے؟ افسوس کہ مضمون مین گنجائش نہین اور نہ اخبار کے کالم اس کے متحمل ہو سکتے ہین ورنہ خدا کے فضل سے ہمارے پاس ثنائی اعتراضات کا وزن پورا کرکے دکہلانے کے لئے عیسائی اعتراضات کا (خاص کر اسی غلبہ روم والی پیشین گوئی مین) کافی ذخیرہ ہے۔ انشاء اللہ اگر ضرورت ہوئی تو پہر سمجہا دینگے۔ یار زندہ صحبت باقی۔ اب ہم چند نمبر دوحی حرکات ثنائی کا جواب دیکر مضمون ہذا کو ختم کرتے ہین۔ اہلحدیث سے ثنائی عبارت اور الحق سے اُس کا جواب نقل ہو گا۔

اہلحدیث۔ ہر ایک سمجہ دار آدمی جانتا اور کہتا تہا کہ جس طرح سے ہو گا گورنمنٹ بنگالیون کی دلجوئی کریگی۔

الحق۔ معلوم نہین آپ کی اصطلاح مین سمجہ دار آدمی سے کیا مراد ہے۔ اور کس قسم کا سمجہ دار؟ ایک سمجہ دار تو ہم پیش کرتے ہین جس نے دلجوئی کی تکذیب کرکے گورنمنٹ کا عمل اس کے خلاف دکہایا تہا۔ دیکہین آپ اس کو سمجہ دار قرار دیتے ہین یا بیوقوف بہر حال ہم اس کا قول پیش کرتے ہین تاکہ آپ کا فتوے اس کے سمجہ دار یا بے سمجہ ہونے کا سن لین۔ لیجئے ملاحظہ فرمائے۔ وہ قول تو یہ ہے اور قائل کا پتہ خود قول سے لگا لیجئے۔

" مرزا صاحب نے الہام بیچ کیا تہا کہ بنگالیون کی دلجوئی کی جائیگی کیا اچھی دلجوئی ہوئی کہ اب اون کے سرغنون پر فوجداری مقدمات قائم ہو رہے ہین " بلفظہ مرقع قادیانی بابت اگست ۱۹۰۸ء صہ ۱۸

مولوی جی! چپ نہ ہو جاؤ۔ کہدو کہ یہ قول کسی بیہودہ گو کا ہے جس نے گلستان بہی نہین پڑہی۔ یا لکہدو کہ پیشین گوئی کے وقت فطرتاً ہمکو ایسی ہی ضرورت تہی کہ اس کی تکذیب مین وہ پہلو اختیار کرین جو مخالف نظر آرہا ہے۔ مگر یہ کیا خبر تہی کہ جب تک ہر طرح سے ناامیدی کے آثار اور مخالفانہ اظہار نہ ہولین گے اس وقت تک پیشین گوئی کی عظمت ہی قایم نہ ہو گی۔ اگر معمولی سعی و کوشش سے امن و امان ہو جاتا یا تقسیم بنگال ایک فیصلہ شدہ امر نہ قرار پاتا تو پہر کسی پیشین گوئی کی ضرورت ہی کیا تہی اور یہ پیشین گوئی ہی کیا ہوتی؟ یہ عظیم الشان پیشین گوئی اوسی وقت ہو گی جبکہ تمام سامان ظاہری مخالف پڑے ہوئے ہون۔ اور پہران سب کو توڑ تاڑ کر پیشین گوئی اپنا جلوہ دکہائے۔ جیساکہ اس کے متعلق واقع ہوا ہے۔ کسی اجہل الناس کا آج یہ کہنا کہ " ہر ایک سمجہ دار کہتا تہا کہ گورنمنٹ بنگالیون کی دلجوئی کرے گی " محض گپ نہین تو اور کیا ہے۔ اگر اس قول کا لبول کے قائل کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے (کہ ۱۹۰۵ء سے بعد جبکہ یہ تقسیم بنگال فیصلہ شدہ قرار پا چکی تہی اور ۱۱ فروری ۱۹۰۶ء یوم پیشین گوئی سے پہلے کسی سمجہ دار نے دفتر اخبار اہلحدیث مین آکر کہا ہو کہ بنگالیون کی دلجوئی ہو گی) تو پیش کرے۔ ورنہ شرم کرے۔

اہلحدیث۔ دوسرا اعتراض جو بڑی جد و جہد سے پیدا کیا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی مین اس پیشین گوئی کا پورا ہونا سر فلر کے استعفا سے لکہدیا ہے تو " اب کسی مرزائی کا کیا حق ہے کہ سر فلر کے واقع کے بعد اس پیشگوئی کا انتظار کرے؟ ہرگز نہین "

الحق۔ ماشاء اللہ کیا اعتراض ہے۔ کہ مرزا صاحب نے اس پیشین گوئی کا پورا ہونا

پہلے سے لکھا ہوا ہے سواب دوبارہ کسی واقعہ کو اس کا مصداق ٹہرانا غلط ہے سو اس کا صحیح جواب وہی ہے جو خود تم نے اسی مضمون مین لکھا ہے کہ

"دلجوئی کا لفظ ایسا وسیع ہے کہ ہر ایک رعایت مراعات پر حاوی ہے" بلفظہ مـ

پس جبکہ دلجوئی کا لفظ ہر ایک مراعات پر حاوی ہوسکتا ہے تو مرزا صاحب علیہ السلام کا سرفلر کے واقعہ کو دلجوئی قرار دینا اور پھر ایڈیٹر صاحب الحکم کا لفظاً بھی پیشین گوئی کے پورا ہوجانے پر ترمیم تقسیم کو اس کا مصداق ٹہرانا کونسا علمی جرم یا شرعی گناہ ہے ؟ سرفلر کا واقعہ بھی دلجوئی تہی اور ترمیم تقسیم بھی دلجوئی ہے - کیا کسی پیشین گوئی کا کئی کئی رنگ میں پورا ہونا پیشین گوئی کی تکذیب کا موجب ہوا کرتا ہے - یا تصدیق کا ؟ اور یہ ممکن ہے کہ اس سے بھی زیادہ کسی اور رنگ مین دلجوئی کا ظہور رہو - یہ کیسا بیہودہ اعتراض ہے کہ

"الحکم اس پیشین گوئی کو منسوخی تقسیم بنگال پر چسپان کرتا ہے مگر مرزا صاحب آج سے بہت سال پہلے اس کو سرفلر کے استعفا پر لگا چکے ہین - پس ناظرین اور مرزائی دوست غور کر سکتے ہین کہ جناب مرزا صاحب کا قول صحیح ہونا چاہیئے یا ایڈیٹر الحکم کا" بلفظہ مـ

مولوی جی ! مرزائی دوست تو بفضل الٰہی بخوبی غور کر چکے ہین کہ دونون قول صحیح ہین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سرفلر کے واقعہ کو دلجوئی کہنا اور ایڈیٹر صاحب الحکم کا ترمیم بنگال کو دلجوئی قرار دینا باہمی نقیض نہین جو ایک کی تصدیق سے دوسرے کی تکذیب لازم آوے - آپ تو بڑے مولوی ہو کیا انہی باتون پر یہ لاف زنی کیا کرتے ہو کہ

"مرزائیو ! شیر پنجاب کا پنجہ ایسا کمزور نہین کہ تم اس کے مواخذات سے کبھی نکل ہی سکو" مرقع مارچ سنہ ۱۲ء

ہر دو خدا دونون قولون مین کوئی نقص دکہا کر پھر ہی کچھ لن ترانی ہانکنی تہی سہ

حیف برین دعوائے علم و ہنر

حیف برین صورت این فتنہ گر

ہمارا خیال ہے کہ مولوی صاحب امرتسری دل سے مانتے ہین کہ یہ پیشینگوئی سچی ہے اور اس پر کوئی اعتراض علمی یا عقلی وارد نہین ہوسکتا - اگر ہمارے خیال کو وہ غلط سمجھتے ہین تو اس کا آسان فیصلہ یہ ہے کہ وہ حلفیہ یہ اقرار شایع کردین کہ "بنگال کی دلجوئی والی پیشین گوئی منجانب اللہ نہ تہی بلکہ مرزا صاحب نے محض اٹکل اور قیافہ اور موقعہ شناسی سے گھڑکر اپنے دل سے بنائی تہی تو ہم -

پچیس ﷲ روپیہ انعام

بلا کسی شرط وغیرہ کے فوراً ان کے حوالہ کردین گے - بلکہ جس اخبار اہلحدیث مین وہ اپنی حلفی شہادت حسب ذیل شایع کرین اس پرچہ کو ﷲ روپیہ کا وی - پی کرکے ہمارے نام روانہ کردین ہم فوراً وصول کرلین گے اور وہ حلفی شہادت بلا کسی ترمیم و تحریف کے اس طرح ہونی چاہیئے کہ

مین مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث اس اللہ تعالےٰ کی جو الحی القیوم ہے قسم کہا کر کہتا ہون کہ بنگال کی دلجوئی والی پیشین گوئی خداوند عزوجل کی طرف سے نہ تہی بلکہ مرزا صاحب نے موقعہ شناسی اور قیافہ کی بناپر دل سے بناکر افترا خدا کریم کی طرف منسوب کردی تہی اگر مین اس بیان مین جہوٹا ہون تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی وعید مین خدا مجھکو داخل کرے آمین

اب اگر انہون نے اس سچی قسم سے انحراف کیا تو تمام دنیا جان لیگی کہ ان کا دل اور زبان مرزا صاحب کی تکذیب پر متفق نہین اور وہ ایسے اعتراض کرنے مین کاذب ہین - کیا امرتسری مکذب قسم کہائیگا ؟ ہرگز نہین !

شامت اعمال اور مسلمانون کا بُرا حال

آپ پڑہئے تو سہی یہ داستان دل نہین - شامت اعمال ما صورت نادر گرفت
ایام چنین - ۸ مارچ کے "زمیندار" مین مولوی محمد نور الحق صاحب خیری بیرونی چال وارد دہلی کا ایک مضمون "امر بالمعروف" کی سرخی سے سلمانان دنیا کی حالت زار پر طبع ہوا ہے - جس مین قابل مضمون نگار نے درد بھرے لہجہ کے ساتھ موجودہ مسلمانون کا فوٹو ان مختصر الفاظ مین کھینچا ہے کہ

مسلمانون نے اسلام کے اصولون کو چہوڑا - اس کے بانی کے احکام کی پرواہ نہ کی اور آج مسلمانون نے اسلام کو بٹہ لگا دیا مسلمانون مین نہ تعلیم ہے نہ ہمدردی نہ شجاعت ہے نہ مروت نہ شہامت ہے نہ ہمت جب تک ہم اصول دین کو مضبوط نہ پکڑین ہم سلمان کہلانے کے ہرگز قابل نہین اس سے لاکہہ درجہ بہتر ہے کہ آریہ ہوجائین یا عیسائی بن جائین اسلام کو بدنام کرنے سے کیا فائدہ نہ ہماری قوم ہے نہ مذہب ہر شخص اپنی ایک جدا قوم رکہتا ہے مسلمانون تم مین اتفاق نہین ہمدردی نہین تمہارے عقائد

نذہبی بہت ضعیف ہین نفاق اور خانہ جنگیون نے تمہاری
سلطنتین تباہ کر دین ان کو جاہل وحشی کا خطاب دلوایا ان
کو ذلیل و خوار کرایا ہمارے اخلاق خراب ہو گئے مکار۔
فریبی۔ دغاباز۔ جھگڑالو سب ہی کچھ ہو۔ گئے دلون مین خودغرضی
تکبر خود پسندی نے جگہ کر لی۔ وغیرہ وغیرہ "

اس تصویر کو اتارنے کے بعد مولوی خیری صاحب اپیل کرتے ہین "مسلمانون تم مذہب کی پابندی کرو تعلیم حاصل کرو دیکھو آریون نے کیسی ترقی کی اور کس طرح ان مین اولوالعزمی اور جوش پیدا ہوا اگر تمہاری خواہش ہے کہ بلا درستی و تعمیل احکام اسلام ترقی کر جائین جو ناممکن ہے" مولوی صاحب کی دلسوزی واقعی حق بجانب ہے ناصحانہ طریق آپ نے پورا ادا فرمایا خدا آپ کو اس کا اجر اور مخاطبین کے دلوں کو اثر بخشے۔ آمین لیکن ہم دست بستہ ایک عرض کرتے ہین۔ جس کے جواب کے ہی منتظر ہین کہ جناب والا! جب تمام قوم مندرجہ بالا اعمال کی مرتکب ہو تو اسکو سچی اسلامی قوم بنانے کے لئے صرف معمولی الفاظ مین اپیل کرنا ہی کافی ہوگا جس سے اس کی کایا پلٹ جائے گی یا عمل کرنے سے کچھ ہوگا۔ صورت اول تو غلط ہے صورت ثانی اختیار کرنیکے واسطے کسی عملی نمونہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آج سے تیرہ سو سال پیشتر جب اسلامی قوم بنی تھی تو ایک شخص کی ہی برکت سے بنی تھی جس نے اپنا نمونہ دکھا کر پو تڑون کے بگڑے ہوئے حیوان انسان بنائے پھر انسان سے مہذب انسان اور مہذب انسان سے باخدا انسان بنا دئے دنیا کی تاریخ اسی پر گواہ ہے کہ ایک ہی شخص (اپنی قوت قدسی سے (جس کو وہ خدا سے حاصل کرکے) قوم بنانیکیلئے دنیا مین آتا ہے۔ اور قوم بنجاتا ہے۔ کبھی دس پانچ مختلف الخیال اور منقبض الحال ملکر قوم نہین بنایا کرتے۔ پس آپ کوئی علمی نمونہ قوم کے سامنے پیشکرین جس کو دعوے ہو کہ میں قوم کے لئے اسوہ حسنہ ہون اور ساتھ دلائل بھی رکھتا ہو اور ایسی قوت قدسیہ بھی جو لوگون کو اپنی طرف کھینچ سکے۔ ورنہ ایسی ہائے وائے یا مرثیہ خوانی سے نتیجہ کچھ نہین۔ امید ہے کہ مولوی صاحب یا کوئی اور امرتسری ہو یا لاہوری اس کا جواب دین ؟

اطلاع

۱۵ مارچ کا الحق بوجہ علالت خادم اسلام
مجاہد قوم ایڈیٹر صاحب ۲۶ مارچ کو شائع ہوا
۲۲ مارچ کا پرچہ بھی بعد کو نکلیگا۔ ناظرین دعائے صحت فرمائیں
نواب صاحب ایڈیٹر صاحب بعارضہ بخار ایام قریب
دس یوم سے مبتلا ہیں اسی حالت مین اخبار ایڈٹ
کرتا رہا جس سے تکلیف زیادہ ہوگئی
خدا رحم کرے
آمین

مراسلات

عالیجناب ایڈیٹر اخبار الحق دہلی دام اقبالہ۔ آپ کو اول سلام مسنون عرض کرتا ہون۔ ثم المرام۔ مین بوجہ اصرار چند بزرگان دین و صوفیائے کرام صدی چہارم دیز حسب ایمائے فقرا رسفید پوش و کمبل اوڑھے وغیرہ وغیرہ مقام اجمیر شریف گیا وہان پر دو۔ وہ امور مجھے دیکھنے مین آئے۔ (کہ بقول ایڈیٹر ریویو آف ریلجنز اگر خود حضرت عیسےٰ دوبارہ دنیا مین تشریف لائین۔ اور موجودہ امت و عاملین انجیل کو دیکھین۔ تو خود وہ حیرت زدہ ہوجائین گے۔ کہ ان لوگوں نے کیا طریقہ اختیار کیا ہے کہ جو میری فہم سے بھی بالاتر ہے) مین حیران رہا۔ کہ آیا یہ مجمع کس غرض کیلئے ہے۔ اور اس سے امور اسلامیکیلئے کیا فوائد و نتائج صالحہ پہونچتے ہین الغرض ایک خاص میٹنگ فقرا رکبار زرد چادر پوش مین جب مین شریک ہوا تو وہان پر ایک خوبصورت لڑکا گانے والا اور نیز اسکے حیز مین ایک طوائف خوبصورت مجلس سرود گرم کئے ہوئے یہ شعر پڑہ رہے تھے۔ اور وہ شعر یہ ہے ؎

کعبہ مین کیا دہرا ہے اجمیر آکے دیکھو + کعبہ ہے چشتیون کا دولت سرائے خواجہ

اور مکرر سہ کرر بلکہ انعقاد مجلس کی بنا ر اسی شعر کے پڑہنے کے لئے مخصوص کیگئی تہی اور اس شعر پر میرے خیال مین جتنے فقرا ر دنکو وجد اور حال طاری ہوا ہے۔ غالباً قرآن شریف کی کسی آیت پر بھی کسی عرس مین نہ ہوا ہوگا۔ اور پھر اسکے بعد مین نے وہان ایک اور نظارہ دیکھا کہ ایک فقیر صاحب کامل درویش درخت سے پائون لٹکائے ہوئے بلسان قال یہ بات علانیہ طور پر بول رہا ہے (نقل کفر کفر نباشد) بھیج خواجہ۔ بھیج سب مجھے نہین جانتا کہ مین کون ہون۔ یا در کہو مین تجھے اتنے ٹھڈے اور جوتے مارونگا۔ کہ تیرا سر پراٹہ ہو جائیگا۔ ایک شخص نے دوسرے فقیر سے استفسار حال کیا۔ جواب مین اوس نے کہا۔ کہ یہ فقیر انکی باتین ہین۔ اور یہ شعر بھی سائل کو سنا دیا۔ وہ یہ ہے ؎

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست   شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

اور وہان سے چلکر ایک اور نظارہ دیکھنے مین آیا۔ وہ یہ ہے کہ چند فقرا ر عظام لگاتار طواف کر رہے تھے اور خانہ کعبہ کے موافق اس فعل کو ادا کیا اور زیارت کے نذر ایسے ایسے واقعات دیکھنے مین آئے کہ قلم اٹھانے کو جی نہین چاہتا۔ بعلم یا با لفافہ دیگر یوجاری ایسے ایسے افعال لوگون سے کراتے تھے کہ خدا مین اور خواجہ صاحب مین کچھ بھی فرق نہین رہا۔ ایک کو ایک دیکھکر سجدہ مین گر گئے تھے۔ اور تین سجدے کرتے تھے۔ اور وہان سے نکلنے کے بعد کئی ایک ہدایات تھے اس مین چند نذرانہ بھرا جاتا تھا۔ اور نذرونکے بارہ مین دہاتی کے ہو۔ ری نے یہ ظاہر کیا کہ اگر جلسہ عرس مین

چودہوین صدی کا یہودی - ایڈیٹر اہلحدیث کا مماثلت بہ یہودی پر اقرار اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلم خصم ثبوت - ۲۰ ر

طوائف نہ آوین گے تو تمام جذامی اور کوڑھی ہو جائینگے۔ اور میواتی گجراتی رجپوتانی مرد عورت شریف کمین خواندہ ناخواندہ چھوٹا بڑا ہر ایک علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے مطالب کی درخواست خواجہ صاحب سے طلب کرتے تھے۔ کوئی لڑکا مانگتا تھا۔ کوئی دولت کوئی کچھ۔ کوئی کچھ۔ اور پہولون کا اسقدر چڑھاوا تھا کہ کچھ کہا نہیں جاتا۔ اب مین آپ سے استدعا کرتا ہون کہ آپ ایڈیٹر اخبار الحق ہین۔ کہ جس کے نام سے ہی موضوعیت اخبار معلوم ہوتی ہے۔ اس بارہ مین التفات کرنا آپ کا فرض منصبی ہے۔

(خاکسار ابراہیم منصور۔ لانڈی یزما)

عرس کی فلاسفی

قرآن کریم کی خوبی

قرآن کریم مسلمانون کی وہ مقدس کتاب ہے کہ جس نے اہل دنیا کے لئے بیشمار حقائق کے بیش بہا خزانے پیش کئے ہین اور سلامت روی کے ایسے عجیب وغریب سبق پڑہائے ہین کہ جس سے منزل مقصود کے سبز کنارے اس کے آئینہ مین ایسے نزدیک تر اور خوشنما دکھائی دیتے ہین کہ کوئی دوربین اس کا لگا نہین کہا سکتی اور یون علم الیقین سے عین الیقین اور حق الیقین تک پہنچنے کے لئے قابل قدر سامان مہیا کر دئے ہین۔ جو بجائے خود اس کی صداقت کے نشان ہین جس سے طالب صادق کی فطرتی پیاس بجھ سکتی ہے اور اس مین ترقی کے زینہ کی طرف نقل و حرکت کرنے کا بھی بیحد جوش پیدا ہوتا ہے۔

قرآن کریم کی فضیلتون مین سے ایک قابل غور فضیلت یہ ہے کہ وہ کسی امر مین جلد بازی سے نہ صرف بدظنی کرنے سے روکتا ہے بلکہ یہ ارشاد فرماتا ہے کہ بعض بدظنیان انسان کو گنہگار بناتی ہین جیسے کہ ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ جو اصل پوچھو تو ہر ایک کیلئے قابل قدر ہدایت ہے مگر مشکل یہ ہے کہ ہم مین بہت سے ایسے ہین کہ جو اس دام بلا مین شامل ہو کر بہ مسکین کے گرفتار ہونا خطرناک اور قابل نفرت فعل یقین نہین کرتے۔

چنانچہ عرس کا سلسلہ جو بزرگان دین متین نے جاری کیا ہے بجائے تدبیر سے اس کی اصلیت پر غور کرنے اور اس کی تہ تک پہنچنے کے اس پر بیجا نکتہ چینیان کرنا اپنی اصل غرض اور مقصد زندگی یقین کرتے ہین حالانکہ عقل سلیم [illegible] اور حسن ظن سے کام لین تو جملہ حقیقت

سے آگاہ ہو جانا امر ناممکن نہین ہے۔ ہمارے خیال مین اکثر حضرات اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے سے اس معاملہ مین ضرور ہی کوتاہی کرتے ہین یا یہ کہ وہ حقیقت شناسی سے کچھ بیرون سے دور دور اور پرے پرے رہتے ہین بہتری یقین کر بیٹھتے ہین اور اسی لئے قابل قدر امر کی تہ کی طرف حرکت کرنے کا ان کو حوصلہ نہین ہوتا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک مشن

اہل نظر حضرات سے یہ امر پوشیدہ نہین ہے کہ ہمارے سیدنا و مولانا حضرت تقدس مآب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت رب العالمین نے یہ دعوے پیش کرنے کو ارشاد فرمایا ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ الخ یعنے اے نبی کریم! تم منادی کر دو کہ اے لوگو! تم مین سے جو خدا تعالیٰ کا محبوب بننا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ میری پیروی کریگا تو پہر وہ خداوند کریم کے نزدیک اسقدر ہو جائیگا کہ وہ خدا کا محبوب بن جائیگا۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ یعنے جو اللہ تعالےٰ کے رضامند کرنے کے لئے اس خاص رسول (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی اتباع کریگا۔ وہ ان لوگون مین شامل ہو جاویگا کہ جس پر خدا تعالےٰ نے اپنا فضل و کرم یعنے انعام واکرام کیا اور وہ ہی ہین کہ جو انبیاء صدیقین اور صالحین کے نام سے مشہور ہین۔

ان آیات بینات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی سے نہ صرف صالح شہید اور صدیق وغیرہ بننے کا انسان شرف حاصل کر سکتا ہے بلکہ اس لایق ہو جاتا ہے کہ خود خدا اُس سے محبت کرے یا بالفاظ دیگر وہ خدا کا محبوب تسلیم کیا جاوے۔ اس مین شک نہین کہ جو راہ ایسا قابل قدر اور لایق تعظیم ہو وہ ضرور اس قابل ہے کہ نہ صرف ہم خود ہی اُس کی طرف قدم اٹھائین بلکہ بنی نوع انسان کے اندر اُس کا شوق پیدا کرنے کی روح بہی پہونکین

چنانچہ عرس محض مجلس وعظ ہے

یہی وہ وجوہات ہین کہ بعض بزرگان دین متین نے اس خیال کو مانظر رکہکر صدقہ جاریہ کے طور پر عرس یعنے مجلس وعظ مقرر کرانا ضروری قرار دیا کہ اس کے ذریعہ ایک خاص روز مین خاص وعام کو جمع کرکے جہان صاحب عرس کے حالات سے آگاہی دیکر انکے اسوہ حسنہ پر عملدرآمد کرنے کی

قابل قدر تحریک کی جائے۔ ہان خالص دینی امور کا وعظ کر کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور مشن کا راز اظہر من الشمس کر کے پیروی کرنے کے لئے اکسایا جاوے

عرس کے معنے اور عرس کی قابل غور فلاسفی

پھر عرس کے معنوں پر اگر غور کیا جاوے تو بجائے خود وہ عرس کی اصل حقیقت کا اظہار کرتے ہین جس سے یقین کرنا پڑتا ہے کہ واقعی اہل اللہ کے نزدیک خدا تعالیٰ کا ہو جانا اور اسکی رضا کی راہ مین جان دینا ہی دراصل سچی خوشحالی کا باعث ہے۔ کیونکہ عرس کے معنے نکاح اور شادی کے بھی ہین اور اولیاء اللہ کی وفات کے روز ایک خاص مجلس عرس کے نام سے کرنا اس امر کا اظہار ہے کہ خدا تعالےٰ کے سچے عاشقوں کے لئے وہ دن ہی خوشی اور خرمی کا ہوتا ہے کہ جس دن وہ غمکدۂ دنیا سے رہائی پاکر اپنے حقیقی مولا سے شرف ملاقات حاصل کرتے ہین۔ جیسے کہ ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ ؎

عروسی بود نوبت ماتمت

اگر بر نکوئی بود خاتمت

یعنے اگر خاتمہ اتقا و پرہیزگاری پر ہو تو اصل راحت اور خوشی کا موجب اور عید سعید کا دن ہے۔ نہ کہ رنج وغم اور حزن و ملال کا باعث۔ چنانچہ اسی لئے اہل اللہ کے روز وفات کو متبرک دن گردان کر عرس کا سلسلہ بزرگان دین نے جاری کیا ہے۔

جس سے ان کی غرض یہ تھی کہ اہل دنیا کو سمجھائین کہ خدا تعالیٰ اسے حقیقی پیوند لگانا اور اسکا حقیقی طور پر بنکر اس کی راہون پر فدا ہونے سے ناپائدار دنیا سے جدا ہونا ہرگز شاق نہین گذرتا بلکہ یہ جدائی ایسی قابل قدر معلوم ہوتی ہے کہ وہ یوم عرس یعنی مثل شادی خانہ آبادی اور نکاح و بیاہ کے مبارک اور خوشی کا دن یقین ہوتا ہے۔ جس سے غور کرنے والے بہت سے سبق حاصل کرسکتے ہین۔ اور ان مین خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور نبی کریم کی سچی اتباع کرنے کا سچا شوق پیدا ہو سکتا ہے۔ اور یون آسانی سے وہ غرض حاصل ہو جاتی ہے کہ جس کی خاطر بعض بزرگان دین متین نے عرس کرنے کی ضرورت مناسب سمجھی تھی۔ جس کا سلسلہ آج تک ان بزرگون کے نقش قدم پر چلنے والون مین جاری ہے۔

عرس کو ناحق بدنام کیا گیا

گو یہ سچ ہے کہ بعض نے عرس کی حقیقی فلاسفی پر غور نہ کرنے سے اس مین طرح طرح کے خطرناک امور داخل کر کے شرک و بدعت کے رواج سے اس کو بدنام کیا اور وہ اصل راہ چھوڑ دی کہ جو بزرگان دین متین کی اصل منشاء کے مطابق تھی۔ اور یون جہان عرس پر بعض کو بدظنی کرنے کا موقعہ دیا وہان عرس کی غرض بازیچہ اطفال یا صرف میلے اور مجمع تک ہی محدود قرار دیدی اور اصل راہ سے کوسون دور اور میلون مہجور ہو گئے جس کے باعث عرس کی حقیقت پر غور نہ کرنے والون کی نظر مین عرس ایک فضول شئے قرار پایا ہے اور اس طرح پر بدنام ہوا کہ توبہ ہی بھلی۔ اور دراصل بدنام ہونا بھی چاہئے تھا۔ کیونکہ بزرگان دین متین کی اصل غرض سے اغماض کرنا بجز اس کے اور کس نتیجہ کی سیر کرا سکتا کہ حق و حکمت سے دور ہو جاوین۔ اور مبارک امور بھی قابل نفرت اور لائق ملامت شمار ہون۔

لیکن حق یہ ہے کہ دراصل یہ قصور عرس یا عرس کی بنیاد رکھنے والون کا نہین ہے۔ بلکہ اس کا سارا گناہ ان حضرات کی گردن پر ہے کہ جنہون نے ایک قابل قدر اور نتیجہ خیز تحریک کی شکل بدل کر اس کو نفرت کے قابل اور ملامت کے لائق ٹھہرا دیا۔ مثلاً اس مین طرح طرح کے شرک و بدعت کے افعال کے علاوہ طوائفون کا ناچ مجرا داخل کرنا وغیرہ۔

اس مین کیا شک ہے کہ ناچ و مجرا اور شرک و بدعت کے افعال انسانی ہستی کو بجائے صاحب عرس کے حالات سے مفید سبق حاصل کرنے کے ابتلاء مین مبتلا کرنیکے ذرائع ہین۔

عرس سے ہم کیا فوائد حاصل کر سکتے ہین؟

محض یہ کہ اللہ تعالےٰ کا سچا عاشق بننا۔ اس کی رضامندی کا فریفتہ ہونا دراصل کامیابی و برومندی کی کلید ہے۔ جو اس کی رضا کی خاطر اپنے نفسانی اغراض کو پس پشت ڈال دیتا ہے یا اس سے بیزار ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا مین ہی ایسا مکرم و معظم بنا دیا جاتا ہے کہ اس کی وفات ہی اس کی کامیابی کا ایک چمکتا ہوا نشان قرار پاتی ہے کیونکہ اس کی کامیابی اور بے عیب زندگی دوسرون کے لئے یہ قابل قدر سبق پیش کرتی ہے۔ کہ پیارو! غمکدۂ دنیا مین حقیقی محبوب۔ مطلوب۔ اور مقصود سے ہی دل لگانا اصل فلاح کا ذریعہ ہے جو اس بے نیاز کی رضامندی کے آگے سر نیاز خم کر دیتا ہے۔ اس کی وفات کا دن اس قدر مقدس سمجھا جاتا ہے کہ اس کو عرس یعنے خوشی کا دن ماننا پڑتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس کا مولا کریم اپنے سچے عشق اور رضا مین جان دینے والے عزیز کو اس

کے سپرد کرنا جہان یکی بہادری اور محبت و الفت کی اصل حقیقت سے واقفیت رکھنے کا راز اظہر من الشمس کرتا ہے۔ وہان یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ واقعی محبوب ازل لم یزل لایزال کی پاک محبت اور سچا عشق ایک لاثانی قوت اور طاقت سکینت قلبی اور استقلال کی پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کے عاشق صادق باوجود طرح طرح کے ابتلاؤن۔ امتحانون اور آزمائشون کے ہرگز اپنے قدم سے ہٹنے کو جانتے ہی نہین۔ اور یون جان نثاری اور وفاداری کا ایسے طور پر حق ادا کرتے ہین کہ بایدو شاید۔ اور پھر اس پر وفات کے وقت تک قائم رہنا گویا عہد الست کی قدر و قیمت سے آگاہ ہونے کا ثبوت دینا ہے۔ چنانچہ اس لئے اولیاء اللہ کی کامیاب زندگی اور وفات کا دن عرس یعنے عید سعید قرار پاتا ہے۔ اور در اصل پانا ہی چاہیئے۔ کیونکہ دنیا مین ہر ایک کے لئے خواہ وہ اولیاء اللہ ہون خواہ اعداء یا اشقیاء۔ ابتلاؤن اور امتحانون کے میدان موجود ہین اور ان ابتلاؤن اور امتحانون مین ثابت قدم رہنا اور عہد الست کی قدر کرنا معمولی امر نہین ہے بلکہ بڑے دل و گردے والے کا کام ہے۔

واقعات صحیحہ اس امر کا ثبوت دیتے ہین کہ انبیاء اور اولیاء کے دعوے کے ساتھ ہی ان کی اس قدر مخالفت کی گئی ہے کہ ان کو اپنے دعوے صادقہ پر ٹھہرنا دوبھر کر دیا گیا۔ خصوصاً ہمارے سید و مولانا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صادق جانشین اور روحانی خلفاء کے ساتھ جو کچھ کیا گیا۔ اس سے تاریخ دان حضرات پوری واقفیت رکھتے ہین۔ بارہا ان کو اس قدر ستایا گیا اور اس قدر ان پر تشدد کئے گئے۔ کہ ان کو اپنی جان کے ہی لالے پڑ گئے۔ بعض کے سر تن سے جدا کئے گئے۔ بعض قید کئے گئے۔ بعض جلا وطن شہر بدر کئے گئے۔ اور یون اس عہد الست کے نبھانے مین خطرناک طور پر رخنہ ڈالا گیا۔ لیکن حق کے قبول کرنے کے بعد باطل کی طرف رجوع کرنا امر محال بلکہ موت احمر کے برابر ہے۔ چنانچہ اسی لئے وہ اس کوچہ سے نہ ہٹے پر نہ ہٹے۔ خواہ عزت و آبرو اور جان و مال پر کیون نہ بن آئی۔

پس اس لحاظ سے اگر غور کیا جاوے۔ تو واقعی یہ امر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ خدا والون کا عہد الست پر فوت ہونا جہان ان کی عزت اور عظمت کو دوبالا کرنے اور ان کی زندگی پر چار چاند لگانے کا ذریعہ ہے۔ وہان ان کے متبعین کے لئے بھی عید سعید کا دن ہے۔ کہ جس نے ان کے آقا و مولا کو دنیاوی ابتلاؤن کا تختۂ مشق بننے سے بال بال بچا کر عہد الست پر ثابت قدم رکھکر مولا کریم رب العلمین کی ملاقات کا شرف حاصل کرایا۔

الغرض عرس کی حقیقی فلاسفی یہ ہے اور ہمیشہ عرس انہین اغراض کے ماتحت کرنا سود مند ہے۔ مبارک وہ جو اس راز کو سمجھ کر بزرگان دین متین کے عرس کرنے کی جرأت کرین ورنہ شرک و بدعت کی بھرمار اور ناچ مجرے کا شور و غل جہان اس اصل مقصود سے غافل کر دیتا ہے۔ وہان بندگان خدا پر بہت برا اثر پڑتا ہے جس سے عرس کرانے والے حضرات بجائے نیکی کی تحریک کے بدی اور بدگہری مین دلیری کرنے کے لئے اکساتے ہین۔

کاش! کہ ہم مین حقیقت شناسی کا مادہ موجود ہوتا۔ اور ہم ایک سبق آموز فعل کو یون خراب کر کے غیر و خویش سے کام نہ لینے والون کو نہ تو بدظنی کا موقعہ دیتے اور نہ اکثرون کے اخلاق کو بگاڑنے کے بانی مبانی یقین ہوکر مورد الزام ٹھہرتے۔ (محمد حسین)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

جنگ کی خبرین

اٹلی کا اخبار "افانتی"، جو روم سے نکلتا ہے۔ لکھتا ہے کہ جنرل کانیوا سے جو روم مین بلائے گئے ہین۔ وزیر اعظم اٹلی نے پوچھا۔ کیا طرابلس مین اٹلی کی فوج ایسی کامیابی حاصل کر چکی ہے کہ اگر صلح ہونے لگے تو ٹرکی طرابلس سے دست بردار ہوکر صلح منظور کرے۔ جنرل مذکور نے اس کا جواب نفی مین دیا اور کہا کہ مین طرابلس مین ایسی فتح حاصل کرنے سے عاجز ہون جو ٹرکی کو طرابلس سے دست بردار ہونے پر مجبور کر سکے۔ میرے نزدیک طرابلس مین مدت دراز تک ایسی فتح حاصل نہین ہو سکتی۔

اوجلہ اور جالو سے خبر آئی ہے۔ کہ سید احمد سنوسی معہ اپنے تین بیٹون کے مجاہدین مین شامل ہونے کیلئے آرہے ہین۔

۱۸ جنوری کی شب کو قبیلہ عواقیر کے سوارون نے اطالوی مورچہ بملماتی پر حملہ کیا جو بنغازی کے مشرق مین ہے۔ اور نخلستان مین گھسکر دشمن کے دو فوجی دستون کو تباہ کر دیا۔ ان تین حملون مین اطالوی فوج کے کم از کم (۱۵۰۰) آدمی مارے گئے۔ اور اسلامی فوج

ساتھ (۳۱) آدمی شہید اور (۸۰) زخمی ہوئے۔

درنہ کے ترکی کیمپ سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ انور بک کے حکم سے ہماری فوج نے صبح کے وقت حرکت کی۔ ہم نے اٹلی والوں کے مورچوں پر حملہ کیا اور ان کے ڈھائی دستوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اس پر اطالوی ہوشیار ہوئے اور انہوں نے اپنی توپوں سے گولے اور بندوقوں سے گولیاں برسانی شروع کیں۔ مگر ہماری فوج نے مطلق پروانہ کی۔ ہم شیروں کی طرح اُن پر لوٹ پڑے۔ اور ہم نے دو بدو مقابلہ کیا۔ دشمن نے تقریباً (۴۰۰) گولے اپنی توپوں سے پھینکے۔ مٹرالیوز توپ پر ایک ترک افسر کھڑا ہوا تھا۔ اسکو اطالویوں نے دیکھا اور اپنی توپوں کا رخ اسکی طرف پھیر دیا گولے برابر آ رہے تھے۔ اور اس بہادر ترک کے دائیں بائیں اور آگے آ کر گرتے تھے مگر اس نے ذرا پروا نہیں کی اور آخر کار وہ اپنی توپ کو بچا کر دوسری جگہ لے گیا۔ اس معرکہ میں (۵۰۴) اطالوی مارے گئے۔ اور بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔ ہماری فوج کے دس آدمی شہید اور چھ آدمی زخمی ہوئے۔ ہماری فوج میں کل (۱۵۰) آدمی تھے اور دشمن کی فوج میں (۴۰۰۰) آدمی تھے۔ سنا گیا ہے۔ کہ عربی قبیلہ براعصہ کے (۴۰۰۰) آدمی اس ہفتہ میں ہماری کمک کو آنے والے ہیں۔

"المؤید" کا جنگی نامہ نگار بقبق سے لکھتا ہے کہ مقام کفرہ سے جہاں سنوسیوں کا شیخ اعظم رہتا ہے چند قاصد یہ خوشخبری لائے ہیں۔ کہ عنقریب شیخ ممدوح تشریف لانے والے ہیں اور ان کے ساتھ ایک جرار فوج ہے ان میں وہ حبشی بھی شامل ہیں جو چہرے پر نقاب ڈالے رہتے ہیں اور جنہوں نے ودائی میں فرانسیسیوں کا مقابلہ کیا تھا ان کے ساتھ ہتھیاروں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جس کو انہوں نے فرانسیسیوں سے بطور مال غنیمت کے حاصل کیا تھا۔ ان کے علاوہ اور بھی سامان جنگ ان کے پاس موجود ہے جو اطالویوں کے حملہ سے پہلے ساحل طرابلس کے رستے سے انکے پاس پہنچتا رہتا تھا۔

۹ فروری کا ایک تار درنہ کے میدان جنگ سے "المؤید" کے نام پہنچا ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ اطالوی مورچہ کے اس برقی آلہ کو جس کی روشنی میں اطالویوں کو ہماری فوج کے حملہ آوروں کی خبر رات کے وقت ہو جاتی تھی ایک عرب نے توڑ ڈالا۔ اب وہ کسی طرح معلوم نہیں کر سکتے کہ رات کو عرب حملہ آور کس طرف سے ان پر حملہ کریں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اٹلی کی فوج کے تمام سپاہی رات بھر دہشت زدہ رہتے ہیں اور اگر ذرا سی بھی آہٹ ان کو معلوم ہوتی ہے تو وہ اپنی توپوں سے گولے پھینکنے شروع کر دیتے ہیں عرب ان کی اس نامردانہ اور نروانہ حرکت کو دیکھ دیکھکر ہنستے ہیں اور قہقہے لگاتے ہیں۔ اس وقت اٹلی والوں کے کیمپ کی یہ حالت ہے۔ کہ ان کو پانی بجز ساحل بحر کے اور کسی طرف سے نہیں پہنچ سکتا کیونکہ تین طرف سے عربوں نے ان کو گھیر رکھا ہے۔ مجبوراً وہ اٹلی سے اپنے لئے جہازوں پر پانی منگاتے رہتے ہیں۔

۱۶ فروری کا جو تار درنہ سے "المؤید" کے نام پہنچا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ عرب قبیلہ براعصہ کے ہزاروں آدمی یہاں پہنچے ہیں یہ قبیلہ شجاعت اور دلیری کے سبب تمام افریقہ میں مشہور ہے سیدی علی سنوسی اس قبیلہ کے سردار ہیں۔ درنہ میں عربوں اور ترکوں نے ان کا استقبال بڑی دھوم دھام سے کیا۔ اور تمام اسلامی فوج جو درنہ میں مقیم ہے۔ ان کے سامنے سے گزری۔ اس فوج کے پاس مختلف قسم کے ہتھیار ہیں۔ مگر ان کے چہروں پر عجیب ہیبت برستی ہے۔

سیاسی جنون: اخبار طان (فرانس) کا نامہ نگار مقیم روما اپنے پرچہ کو حسب ذیل پیام تار ارسال کرتا ہے۔

"آج کل بعض ایطالی اخبار پھر اپنی گورنمنٹ کو دولت عثمانیہ کے سواحل پر بحری فیصلہ کن جنگ اور حملہ کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ ایطالی پارلیمنٹ کے ممبر "بارنیس اہل رسٹوڈل" نے اخبار کاربینو میں ایک طویل چٹھی شایع کی ہے۔ جس میں وہ بھی اس رائے کی تائید کرتا ہے اس نے لکھا ہے۔ "ہم افریقہ میں نوآبادی حاصل کرنے کی خاطر فاتحانہ جنگ ہرگز نہیں کر سکتے۔ تجربہ نے بھی بتا دیا ہے اور جب تک یہ حال ہے اس وقت تک موجودہ جنگ کا مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکتا۔ اور ترکی کو زیر بار بنانا محال نہ ہے ...... پس اب ایطالیا کو لازم ہے کہ وہ بحر احمر (بحر عرب) کے سواحل پر جنگی کارروائیاں کرکے دولت عثمانیہ کے اولیائے امور کو حالت موجودہ پر راضی ہو جانے کے لئے مجبور بنا دے ...... مگر ایک اسی بات سے کام نہیں چلسکتا۔ بلکہ عربوں میں بغاوت برپا کرانا اور ان کو مدد دیکر ترکوں سے لڑانا بھی ضرور ہے۔ پھر اسی کے ساتھ خود ایطالیا کو بحر مجمع الجزائر یونان میں بھی سخت جنگی حرکات کرنے کی حاجت ہے ...... اندریں صورت ایطالیا کو لازم ہے کہ وہ پہلے دول عظام کو مداخلت کی دعوت دے اور جب اس سے کوئی مناسب جواب اور نتیجہ نہ برآمد ہو سکے تو پھر اپنے بیڑہ کو آزادانہ کارروائی کرنے کی اجازت دیدے"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ نبی الکریم

ہندو مذہب کی سچائی کا فیصلہ خود ہندوؤن کے اپنے ہاتھ سے

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

ہندو یا آریہ دہرم کی صداقت وحقانیت پرکھنے کا معیار جو خاکسار دوست محمد حجابنہ نے واقعہ ۱۷ و ۱۸ فروری ۱۹۱۲ء کو آریہ سماج جام پور کے سالانہ جلسہ مین پیش کیا اور جس کو جناب پنڈت دینا ناتہہ صاحب شرما سماجک مشنری نے سبھا ندکور کے پلیٹ فارم پر زیر صدارت جناب چودھری میوہ رام صاحب و جناب چودہری جمنی داس صاحب بی۔ اے پلیڈر منظور فرمایا۔

سوالات مسلمان

(۱) آریہ دہرم کی الہامی کتاب کونسی ہے؟

(۲) اس کتاب کے رشی یا رسول کا کیا نام ہے؟

(۳) آپ کے دہرم کا کیا نام ہے۔ آریہ یا ہندو؟

جوابات آریہ

(۱) ایشوری گیان وید

(۲) ایشوری گیان وید اگنی۔ ادیتہ۔ وایو۔ انگرہ پر پرگٹ ہوا

(۳) ویدک دہرم

معیار (پانچ امور مین)

(۱) وید مقدس پہلے پہل جس زبان مین مرقوم ہوئے تھے اور وہ زبان آجکل صفحۂ دنیا کے کسی نہ کسی حصہ پر بولنے یا نوشت وخواند مین مروج ہونی چاہئے۔

(۲) تاریخی ثبوت اس امر کا کہ موجودہ وید کے مضامین درحقیقت وہی ہین جو سب سے پہلے زمانہ مین مرقوم ہوئے تھے۔

(۳) وید خود بیان کرین کہ ساری دنیا کی مخلوق کی ہدایت کا ضابطہ ہین۔

(۴) رشیان وید مقدس کا اپنا قول تاریخی سند اعتبار کے ساتھہ ہونا چاہئے کہ وہ ساری دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے تھے۔

(۵) لفظ ”ہندو“ کا لفظ اور اس کی جامع مانع تعریف وید مقدس مین ہونی چاہئے۔

(دستخط خاکسار دوست محمد حجابنہ)

معیار مقررہ کے جوابات

(۱) وید کسی خاص ملک کی زبان مین نہین ہین اگر وہ کسی خاص ملک کی زبان مین (جس طرح قرآن خاص عرب کی زبان مین ہے) ہوتی تو خدا پر پکش کا فتوے لگ جاتا۔

(۲) چونکہ آپ نے خود تسلیم کرلیا ہے کہ وید درحقیقت ایشوری گیان ہین اور ایشور کے گیان کا تبدیل ہونا ناممکن ہے۔

(۳) یجر وید ادہیاے ۲۶ کا منتر صاف بتلاتا ہے کہ وہ تمام دنیا کیلئے ہین۔

(۴) ان کیلئے تواریخ بہت سی ہین ایک منٹ مین جواب لکھنا ناممکن ہے۔

(۵) ہندو لفظ فارسی کا ہے جس کے معنی چور، کافر (لفظ نہین پڑہا گیا) کے ہین۔ افسوس (لفظ نہین پڑہا گیا) مہاشے کو دہرم سے ذرہ بھی واقفیت نہین معلوم ہوتی۔ صرف وقت کا ضائع کرنا سائل کی خواہش مین ہے۔

(دستخط دینا ناتھ شرما)

ناظرین! میرے اس مباحثہ کا محرک یہ بیت ہے جو مین نے مندر آریہ سماج جام پور کے پھاٹک کے اوپر موٹے حروف سے لکھا ہوا دیکھا۔

نقارہ دہرم کا بجتا ہے آئے جس کا جی چاہے ؎ صداقت وید اقدس آزمائے جس کا جی چاہے (جیسا کہ شعر ناموزون ہے دیسا ہی دہرم۔ ایڈیٹر)

اگرچہ مین ”و ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر“ کے حکم قرآنی کے ماتحت ہندوستان مین بھی خدا کے رسولون کا آنا یقین کرتا ہون مگر ایک خاص قوم کے لئے اور ایک خاص زمانہ کے لئے ان کی ضرورت مانتا ہون میرا اعتقاد ہے کہ ویدکی تعلیم ہمیشہ کے لئے اور ساری دنیا کی ہدایت کے لئے نہین ہو سکتی اور اسی وجہ سے مصلحت الٰہی نے ویدکی زبان کا رواج صفحۂ دنیا سے اٹھا لیا ہے اور نیز امتداد زمانہ دراز کے باعث وید کے مضامین مین ضرور تحریف ہو گئی ہے اور برخلاف اس کے آریہ قوم کا دعوےٰ ہے کہ ویدکی تعلیم ساری دنیا کے لئے ہے اور اس کے مضامین زندہ اور محفوظ ہین اس اختلاف کے فیصلہ کے لئے خاکسار نے آریہ دہرم کی حقانیت اور صداقت پرکھنے کا ایک صاف اور سیدہا سادہ عام فہم معیار قائم کر کے آریہ سماج جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان کے سالانہ جلسہ مین باقاعدہ طور پر پیش کیا اور تحریری جواب عطا کئے جانے کی درخواست کی معیار مقررہ کو منظور کر لیا گیا۔ مگر اس کے متعلق تحریری جواب ملنے سے قبل صدر جلسہ کی طرف سے جناب پنڈت دینا ناتھ صاحب شرما نے سبھا کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر خاکسار کے ساتھ زبانی بحث چھیڑ دی جس مین آنصاحب خاکسار کو غیر متعلق بحث مین ڈالنے کی بہت کوشش فرماتے رہے۔ مگر آخر کار میرے مقرر کردہ معیار کا تحریری جواب مجھے دیا گیا۔ جس کی صحیح نقل اس عرضداشت سے اوپر بلفظہ مندرج ہے۔ ہرچند کہ منصف مزاج اور غور و فہم کے اصحاب اسے پڑھکر نہایت آسانی سے فیصلہ کر سکتے ہین کہ جلسہ آریہ سماج نے منظور کردہ معیار کے مطابق کہان تک اپنے مذہب کو سچا اور برحق ثابت کر دکھایا ہے۔ مگر خاکسار معیار مذکورہ کے ہر پانچون امور کے متعلق کچھہ بحث کر کے اس فیصلہ کو کھولکر دکھاتا ہے۔

امر اول۔ پنڈت صاحب نے یہ ظاہر نہین کیا ہے۔ کہ وید شریف پہلے پہل کس زبان مین اہل دنیا کے سامنے پیش ہوئے تھے۔ اور نہ ہی یہ ثابت کیا ہے کہ وہ زبان آجکل صفحۂ دنیا کے کسی حصہ پر بولنے یا نوشت و خواند مین مروج ہے۔ اگرچہ جناب پنڈت صاحب نے زبانی بحث کی اثنا مین فرمایا تھا کہ وید پہلے پہل سنسکرت زبان مین مرقوم ہوئے تھے۔ اور وہی زبان آجکل جنوبی ہند اور جرمنی مین بولی جاتی ہے مگر جب یہ کہا گیا کہ کیا صرف سنسکرت زبان مین ہی ویدکا نازل ہونے سے خدا پر طرفداری کا الزام نہین آتا؟ اور یہ کہ تازہ مردم شماری ہو چکی ہے اس کی رپوٹین چھپ چکی ہین ان کے حوالہ سے سنسکرت زبان کے رواج کا تحریری ثبوت دینا پڑیگا۔ تو لاجواب رہگئے۔ مین مانتا ہون کہ خدا کسی خاص زبان کا طرفدار نہین اور وہ سب زبانون کا یکسان عالم ہے مگر خدا کا انصاف یہی چاہتا ہے کہ وید جو کہ انسانی ہدایت کے لئے الٰہی ضابطہ سمجھے جاتے ہین جب پہلے پہل خاص رشیون کے ذریعہ اہل دنیا کے آگے پیش کیا گیا ہوگا تو صرف اسی زبان مین پیش کیا گیا ہوگا جو اس زمانہ کے لوگ اور صرف وہ لوگ جن پر پہلے پہل یہ تعلیم بھیجی گئی ہوگی۔ بولتے یا سمجھتے ہونگے۔ کیونکہ انسان ضعیف البنیان خدا کی طرح سب زبانون کے یکسان عالم نہین ہو سکتے۔ خدا پر بے انصافی کا داغ بھی آتا۔ جب وہ اپنی ہدایت کا منشا کسی ایسی زبان مین مخلوق پر کھولتا جو انسانون کی سمجھ سے باہر ہوتی۔ پنڈت صاحب کا یہ جواب کہ وید کسی خاص ملک کی زبان نہین ہین خارج از مقصود ہے۔ اگر وید کا مضمون کسی نہ کسی زبان مین ظاہر ہوا تھا تو اظہار خیالات کا ذریعہ بجز زبان یا Language کے اور کیا ہو سکتا ہے اور ”زبان“ کی جو تعریف ہو سکتی ہے۔ وہ کہان رہی۔

امر دوم کی بابت کوئی تاریخی ثبوت نہین دیا گیا ہے۔ مین نے اپنے قلمبند شدہ امور معیار مین یہ تسلیم نہین کیا ہے کہ وید درحقیقت الیشوری گیان ہین۔ البتہ مین اس بات سے انکار نہین کرتا کہ مین نے زبانی بحث کی دوران مین صرف یہ تسلیم کیا تھا کہ ”وید الٰہی کتاب تھے“ مگر سوال تو یہ تھا کہ جب کلام الٰہی ایک دفعہ اہل دنیا پر کھل کر تحریر مین منضبط ہو چکی یا لوگوں کے سینہ مین جگہ پا چکی تو وہ لوگون کے تصرف مین آگئی پس اہل دنیا نے اس امانت کو کہان تک محفوظ کر رکھا جس کی بابت کوئی ثبوت نہین دیا گیا ہے اس بات سے تو کسی کو انکار نہین ہو سکتا کہ جو الٰہی کلام ایک دفعہ دنیا مین کتابی صورت مین جمع ہو گیا وہ کتاب اگر صفحۂ دنیا سے اٹھہ جائے۔ تو بھی اس کتاب مین کا مضمون یا علم خدا کے خزانہ علم سے تو ہرگز نہین مٹنے کا۔ اور اس کی بابت میرا کوئی سوال نہین تھا۔ مگر پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ ایشوری گیان کا تبدیل ہونا ناممکن ہے۔ حالانکہ میرا سوال اس کتاب کی بابت تھا جس مین ایشوری گیان قلمبند کیا ہوا تھا۔ جیسا کہ پنڈت صاحب نے جلسہ کے پلیٹ فارم پر لوگون کو وید کتابی صورت مین دکھا دئے تھے۔ پنڈت صاحب کی تقریر سے یہی پایا جاتا تھا کہ خدا کا کل علم وید دن مین جمع ہے۔ مگر جب مین نے ان سے یہ سوال کیا کہ میری اور آپ کی اس وقت کی ملاقات اور گفتگو کا واقعہ خدا کے خزانہ علم مین تو ضرور ہوگا مگر کیا ویدون مین بھی یہ واقعہ درج ہے؟ تو لاجواب رہ گئے۔ غرضیکہ کوئی ثبوت نہین دیا گیا۔ کہ وید کے موجودہ عقائد درحقیقت وہی ہین جو پہلے زمانہ مین مرقوم ہوئے تھے

پس صاف ثابت ہے کہ موجودہ وید ہرگز کلام الٰہی نہیں ہے۔ بلکہ تحریف شدہ کتاب ہیں اس لئے ان کا عملدر آمد مخلوق کے لئے موجب نجات حقیقی نہیں ہو سکتا۔

امر سوم۔ یجروید کا جو منتر ۲۲ صاف بتاتا ہے کہ وید تمام دنیا کے لئے ہیں وہ پنڈت صاحب نے پڑھکر نہیں سنایا جس سے پتہ لگتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ منتر مذکور میں ثبوت دعا پنڈت صاحب کا کوئی لفظ نہ ہوگا تب ہی تو نرا حوالہ ہی دیدیا اور اصل منتر پڑھ کر اسکا ترجمہ نہ بتایا۔ بس جب تک اصل منتر نہ ہو تب تک یہ دعوے ناقابل سماعت ہے۔

امر چہارم۔ رشیان وید کا کوئی قول معہ سنہ تاریخی پیش نہیں کیا گیا ہے کہ ان کے مقدس نفوس ساری دنیا کے لئے بھیجے گئے تھے۔ پنڈت صاحب جواب دیتے ہیں کہ "ایک منٹ میں جواب لکھنا ناممکن ہے"۔ بے شک ایک منٹ میں جواب لکھنا ناممکن ہے مگر میں نے کب ایسا چاہا تھا میں تو دونوں روز متواتر جلسہ کے پنڈال میں بآواز بلند بر وہاں صاحب جنٹ کی خدمت میں یہ عرض کرتا رہا کہ "میرا منشا آپ کا وقت ضایع کرنے کا نہیں ہے اور نہ ہی عام ناظرین کو اپنی بحث کے تماشہ دکھانے کا ہے میں صرف تحقیق کرنا چاہتا ہوں۔ اگر جلسہ کی مصروفیتوں کے باعث اس وقت میرے سوالات کا جواب دینے کی گنجائش نہ ہو تو کل یا پرسوں یا اترسوں ہی مجھے جواب دیجئے گا مگر تحریری دینا پڑیگا" میرے اس بیان کے گواہ سینکڑوں حاضرین جلسہ ہیں کیا کوئی آریہ صاحب ہیں؟ جو حلفیہ بیان کے ساتھ میرے اس بیان کی تردید کریں۔ باینہمہ میں نے اپنی تحریر ۲۰ فروری کے ۲ بجے شام کو جلسہ میں پیش کی اور ۲۱ فروری کی دوپہر کو جناب پنڈت صاحب نے عالیجناب دیوان روشن لعل صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول جامپور کے روبرو واپس میرے ہاتھ میں پہنچائی۔ گویا ۲۲½ گھنٹے میں یا ۱۳۵۰ منٹ کے بعد مجھے معیار والا کاغذ واپس دیا گیا۔ مگر افسوس ہے کہ پنڈت صاحب خدا ترسی اور انصاف پسندی کو پس پشت ڈال کر محض پبلک کو دھوکہ دینے کی غرض سے لکھتے ہیں کہ ایک منٹ میں جواب لکھنا ناممکن ہے" اگر ان ۱۳۵۰ منٹ میں جواب نہیں لکھا جا سکتا تھا۔ تو پنڈت صاحب کسی اور وقت تک جواب دینے کا وعدہ دے سکتے تھے۔ مگر بالکل غلط بیانی سے کام لیا ہے کہ "ان کے لئے تواریخ بہت سی ہیں" اس سے صاف طور پر ثابت ہے کہ رشیان وید نے ساری دنیا کے ہادی ہونے کا دعوے نہیں کیا تھا۔ بلکہ ابھی تک یہ ہی ثابت نہیں کہ وایو۔ ادیتہ۔ اگنی۔ انگرا۔ کسی انسان کے نام ہیں۔ کوئی ثبوت مسلسلہ ختم نہیں ہے۔

امر پنجم۔ آج تک ان کا مذہب "ہندو" کے نام سے مشہور رہا ہے تازہ مردم شماری میں بھی "ہندو" نام سے درج ہوتا رہا ہے۔ بحالیکہ صوبہ پنجاب کی مردم شماری کا اعلیٰ ترین افسر ایک ہندو مذہب کا رکن تھا۔ گذشتہ سال آریہ پریس میں ہندو مذہب کی جامع مانع تعریف پر بڑی بڑی بحثیں ہوتی رہی ہیں اور ہندو عالموں نے بہتیرا سر دہنا۔ مگر ہندو مذہب کی جامع مانع تعریف سے عاجز رہ گئے۔ لیکن اس بحث میں یہ تو کسی نے نہیں کہا کہ ہم ہندو ہیں ہی نہیں۔ تو تعریف کی کیا ضرورت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب جبکہ ہندو قوم کے بزرگ "ہندو" مذہب کی جامع مانع تعریف کرنے سے لاچار ہو چکے ہیں۔ تو مذہب کا نام تبدیل کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اور "ہندو" کی بجائے "ویدک" اپنے مذہب کا نام تجویز فرماتے ہیں۔ تو بھی "ویدک" کا لفظ اور اس کی جامع مانع تعریف وید سے ثابت نہیں کی گئی ہے۔ اور میرا دعوے ہے کہ ہرگز ثابت نہ ہو سکیگی۔

ناظرین! اب یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ پنڈت صاحب نے معیار کے مطابق کوئی ایک امر بھی ثابت نہیں کیا ہے۔ حالانکہ زبانی گفتگو میں پنڈت صاحب ایسے ہوشیار تھے کہ گویا دنیا بھر کی صداقتیں انکی زبان کی نوک پر رکھی ہوئی ہیں ہندو یا آریہ دہرم خدا کے نزدیک اور قانون قدرت کے نزدیک اور محققین کے نزدیک تو پہلے سے باطل تھا۔ مگر اب اپنے پیرؤوں کے ہاتھ سے بھی باطل ثابت ہو چکا۔ ناظرین قوم آریہ کے لئے یہ ندامت بخش فیصلہ کوئی شخصی فیصلہ نہیں ہے بلکہ آریہ سماج کے ایک باقاعدہ اور ممتاز جلسہ کا فیصلہ ہے جس کے پریزیڈنٹ ایک لائق گریجویٹ اور قانوندان مہاشے تھے اس صاف اور منصفانہ معیار کے مطابق آریہ دہرم یا ہندو دہرم یا ویدک دہرم کی سچائی کا ثابت ہونا ایسا ہی ناممکن ہے جیسے سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گذرنا۔ کیونکہ الہامی کتابوں میں سے صرف قرآن شریف ہی ایسی کتاب ہے جو اپنے منہ سے دعوے پیش کرتی ہے کہ اس کی تعلیم ساری دنیا کے لئے ہے اور جس کا مضمون بالکل محفوظ ہے۔ اور ہزاروں لاکھوں رسولوں میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ایسے رسول ہیں۔ جنہوں نے ساری دنیا کے ہادی ہونے کا دعوے کیا ہے اور یہی باعث حضرت محمد صلعم کے خاتم الرسل اور قرآن کریم کے خاتم الکتب ہونے کا ہے اور اسی وجہ سے نجات حقیقی کی راہ بجز قرآن کریم کی تابعداری کے اور کسی کتاب سے مل سکتی ہی نہیں۔ اظہار حق کے لئے لکھا گیا ہے۔ والسلام۔

خاکسار دوست محمد حجانہ سکنہ ڈہوہ حجانہ تحصیل جامپور۔ مورخہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۱۲ء

ریویوز

سیر پرند - یہ ایک نادر تصنیف ہے جس مین تمام پرندون کے حالات معہ تصاویر درج کئے گئے ہین۔ اس کے مصنف کوئی تاجر نہین بلکہ ایک قابل اور مشہور پنجاب گورنمنٹ افیسر عالیجناب ملک قطب الدین صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع سیالکوٹ ہین جنہون نے اپنی پچاس سالہ وسیع معلومات کا اسمین اظہار کیا ہے۔ مصنف ممدوح نے اس کتاب مین قریباً ۲۰۰ سو پرندونکے مفصل حالات دئے ہین۔ پھر ان کی تقسیم کرکے یہہ بتایا ہے کہ ان مین سے کون کونسے پرند خاص پنجاب کے ہین اور کون کونسے دور دراز ملکون سے سفر کرکے کن کن موسمون اور فصلون مین اکر پنجاب کو اپنا قیام گاہ ٹھہراتے ہین۔ اور کب واپس اپنے اصل مقام کو جلتے ہین۔ ساتھہ ہی شکار اور شکاریون کے متعلق عمدہ عمدہ ہدایات بتائی ہین میرے خیال مین بزبان اردو اس قسم کی کوئی جامع کتاب پرندون کے متعلق اس سے پیشتر طبع نہین ہوئی۔ یہ کتاب اگر مدارس سرکاری مین پڑہائی جاوے تو طلباء کو از بس مفید ہوگی۔ ۲۰×۲۶ تقطیع عمدہ کاغذ سفید نفیس چھپائی سے ۴۶۴ صفحہ پر ختم ہوئی ہے۔ اور بقیمت عہ۲/ علاوہ محصولڈاک

ایس۔ اکبر علی اینڈ سنز سوداگران شہر سیالکوٹ پنجاب سے ملتی ہے۔

آریہ دہرم کا فوٹو - مصنفہ شیخ محمد یوسف صاحب ودوان ایڈیٹر نور۔ جس مین آریہ سماج کی کل مستند کتابون کے حوالون سے آریہ دہرم کا ہو بہو فوٹو کھینچکر دکھلایا گیا ہے مصنف ممدوح ایک نوجوان نومسلم ہین جنہون نے اسلام کو قبول کرنیکے بعد پوری سٹڈی کرکے اسلام سے بہت کچھہ واقفیت حاصل کرلی ہے۔ اور سکہہ ازم و آریہ سماج کے مذہب سے آپ اچھی طرح واقف ہین یہ کتاب مصنف کے اسلامی جوش اور آریہ مذہب سے واقفیت کیلئے کافی دلیل ہے۔ مناظرہ کرنے والون کو اس کتاب کا مطالعہ وسعت معلومات کا ذریعہ ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہی بقیمت ۶/ از منیجر نور۔ قادیان ضلع گورداسپور سے مل سکتی ہے۔

آریہ دہرم کا پول - یہ ایک لیکچر ہے جو شیخ محمد یوسف صاحب ودوان نے ۲۲ سنہ ۱۱ء کو انجمن احمدیہ بٹالہ کے سالانہ جلسہ پر آریہ سماج کے متعلق دیا تھا اس مین آریہ پنتہہ کے خلاف عقل مسائل پر بحث کرکے ویدک ایشور کے کارنامے ذکر کرکے آریہ سماج کے ممبرون کی حالت اور دیانند کے سنیاس وغیرہ پر دلچسپ بحث کی گئی ہے۔ یہ لیکچر بھی نہایت قلیل قیمت صرف ا ر پر منیجر اخبار نور۔ قادیان ضلع گورداسپور سے ملتا ہے۔

نہر اسلام - بطرز ناول جس مین دو مسیحی مشنرون کا بائبل مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گویان دیکھکر اسلام قبول کرنا بتایا گیا ہے۔ اور ان پیشین گویون کو واضح کرنے کے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ثابت کردکھایا ہے۔ واعظین اسلام ور د نصارے کو اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ بقیمت ۵/ر محمد یامین تاجر کتب قادیان۔ ضلع گورداسپور کے پتہ سے طلب کرو۔

المعین - یہ ایک پندرہ روزہ اخبار حال مین امرتسر سے زیر ایڈیٹری شیخ عبد الرحمن صاحب شمس جاری ہوا۔ ہے جو ہر انگریزی مہینے کی دس اور پچیس تاریخ کو شایع ہوتا ہے۔ مضامین صلح کل ہین۔ مذہبی حیثیت سے لکھے جاتے ہین۔ مذہب سے دلچسپی رکھنے والے مسلمان اسکی حوصلہ افزائی کرکے اسلامی گمشدہ اخبارات کی تلافی کرین تو بہتر ہے۔ سالانہ چندہ عہ۸/ ہے درخواست خریداری بنام حکیم سراج الدین احمد۔ کٹڑہ بہاگہہ سنگہ امرتسر ہونی چاہئے۔

قدامت روح و مادہ - یہ ایک مباحثہ ہے جو پنڈت درشنانند صاحب آریہ و مولوی احمد علی صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھہ کے درمیان ستمبر سنہ ۱۱ء مین ہوا تھا۔ جس کو منشی عبد الرحمن صاحب عرف ننہے خان منتظم انجمن نور علی نور حامی اسلام میرٹھہ کمپ نے طبع کراکر مفت تقسیم کیا ہے۔ صرف چھہ پائی محصول ڈاک بھیجنے پر خانصاحب سے ملسکتا ہے۔ منشی عبد الرحمن عرف ننہے خان صاحب خدا ان کی سعی قبول فرمادے ہمیشہ حمایت اسلام مین رسالہ چھپواکر مفت تقسیم کرتے رہتے ہین اور اس غرض کیلئے انہون نے حامی اسلام نام کی ایک انجمن کمپ میرٹھہ مین قائم کی ہوئی ہے۔ مسلمانون کو چاہئے کہ ایسی کارکن انجمنون کی امداد کیا کرین۔ نہ کہ مفت خور انجمنون کی۔

نظام المشائخ کا رسولنما نمبر - امسال بھی بڑے زور شور سے نکلا ہے۔ محمد الواحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نے خاص خاص اہل قلم کی مضامین اور نظمون سے رسالہ کو زینت دی ہے۔ ۱۶۷ صفحہ کی ضخامت ہے اور قیمت غالباً عہ/ ہے۔ محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے اس نمبر کو اپنا حرز جان بنائین اور اپنے پیارے نبی افضل الرسل کے پاک حالات اور حیات طیبہ سے واقفیت حاصل کرکے اپنا اسوہ حسنہ گردانین۔ خدا تعالیٰ واحدی صاحب کو اس سے بھی زیادہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ فنا فی الرسل ہوکر رسولنمائی کا حق ادا کرین۔ اللہم آمین۔ رسالہ مذکور حلقہ نظام المشائخ دہلی فیض بازار کے پتہ سے طلب کرنے پر ایڈیٹر رسالہ بھیجدینگے۔

احکام دینی - حصہ اول جسمین بیاہ شادی غمی وغیرہ کے رسوم شرعیہ کا بیان اور رسوم قبیحہ کی اصلاح مذکور ہے جسکو فائدہ عوام کیلئے محمد عبد الرحمن عرف ننہے خانصاحب منتظم انجمن حامی اسلام کمپ میرٹھہ نے انجمن کیطرف سے چھپواکر مفت شایع کیا جزاہم اللہ حسن الجزا ۲ پائی کا ٹکٹ برائے محصولڈاک بھیجکر خانصاحب سے طلب کرو۔

مختصر فہرست کتب [illegible]

براہین احمدیہ۔ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیاء ختم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفرون۔ عالمون سائنسدانون کو ساکت و عاجز کر دینے ولے ہون۔ ملاحظہ کرنا چاہین۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ رسول زندہ مذہب دیکھنے کے شایق ہون تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کرین جس کے جواب دینے کے لیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کیطرف سے دس ہزار روپیہ مقرر ہے۔ قیمت ۵ہے مجلد للعہ

سرمہ چشم آریہ قانون قدرت کس کو کہتے ہین اسکی مفصل بحث۔ مسکت خصم اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی و علمی جواب دینے کے لیئے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت فی جلد ۱۲ ار مجلد عہ

شدہی کی اشدہی۔ آریون کی زبردست اور قابل فخر شدہی کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کرکے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کوئی شدہی دیانندی مت کو سچا سمجھکر نہین ہوئی۔ آریون کی کتابون ہی سے آریون پر ایسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اس کا جواب نہین ہوا۔ انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت ہر

وید۔ انجیل اور قرآن کا خدا۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ار

کلام الامام۔ آریون کے لیئے ایک ناصحانہ نظم قیمت صرف ار

نسیم دعوت۔ آریہ عیسائی اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الٰہی کی فلاسفی۔ فرشتون کا عرش کو لیئے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت صرف ۳ر

اسلام ترک اسلام دہرمپال کا جواب۔ قیمت صرف ۲

پیغام صلح۔ آریون سے شرائط صلح قیمت ار

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر۔ ار

کفارہ۔ لاجواب رسالہ رد کفارہ نصاریٰ ہے بین۔ قیمت صرف ۳ر

تیغ صابریہ بر عقاید آریہ۔ آریون کے عقاید کی تردید۔ قیمت ۲ار

چشمہ معرفت۔ آریون کے تمام اعتراضات کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل سے تصدیق۔ قیمت مجلد ۳ر غیر مجلد ۲ر

رسالہ گوشت خوری۔ آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی عقلی نقلی علمی ثبوت قیمت ۲ر

دیانند کی لالف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان مولوی۔ واعظ۔ پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت صرف ۶

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کا پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے۔ جو جگدمبا پرشاد آریہ نومسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید مین انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تہی جس کا آجتک جواب نہین ہوا۔ دو جلدون مین قیمت ہر دو مجلد ہے۔ غیر مجلد ۱۲ر

حدوث مادّہ۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہین۔ بلکہ حادث ہے۔ ساتہہ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہین قیمت ۳ر

سفرنامہ۔ روم و شام۔ مرتبہ مولٰنا شبلی نعمانی قیمت فی جلد عہ مجلد عہ

اصلاح البشر۔ قال اللہ۔ علاج حرص یعنی اخلاقی رسالے۔ عالیجناب مولوی نواب صدرالدین حسین خان۔ ہی کی تصنیفات سے ہین۔ جو ہر چہوٹے بڑے مسلمان کو پڑہنے ضروری ہین۔ تینون کی قیمت صرف ۵ر

ذوالفقار علی برگردن ہابوشقی غلام حیدر مرتد آریہ کے رسالہ نعرۂ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت صرف تین آنے ۳ر

تنبیہہ زبان دراز بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب۔ قیمت صرف ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

ایک مسلمان کا پیغام۔ اس مین مسیحی بنا۔ سکہ فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکہہ قوم کے نام زبردست پیغام۔ قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

پیدایش عالم۔ اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تہے۔ اور آفتاب سے بہی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے۔ قیمت ۳ر

سومنگلا ایک مذہبی دلچسپ اور پرلطف ناول ہے رد تناسخ قابل دید قیمت ۴ر

لیکچر اشاعت اسلام نواب محسن الملک کا۔ اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ۴ر

دہرم کی کسوٹی یعنے سوامی درشنانند کے ان مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانون سے راولپنڈی مین کیئے تہے قابل دید قیمت صرف ار

وید کے چودہوین فتور مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

دہرمپال کا کچا چٹھا۔ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

عمدہ اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخے کے موافق تیار کیا گیا ہے اور اصلی ممیرہ جس کی خود حضرت نے ممیرہ ہونے کی تصدیق کی۔ اس میں ڈالا گیا ہے۔ حضرت نے خود اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ۴ لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی امام کہلانے کا جائز حقدار ہے۔ اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل سرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لیے بہت ہی مفید ہے سرمہ قسم اول فی تولہ ۱۲ دوم ۸ سوم ۴ اصلی ممیرہ فی

ست سلاجیت مقوی جمیع اعضا دافع سرعت انتشار۔ اور زردی رنگ و تنگی نفس۔ دق فساد بلغم۔ قاتل کرم۔ سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول وسیلان منی پوست درد وغیرہ کے لیے نہایت مفید ہے ابتداء دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں

لنگیان و کلاہ ہر قسم کی لنگیاں شہدی ریشمی۔ سوتی۔ قسر صافی پشاوری بادامی۔ سیاہ۔ سفید۔ سپید۔ اور بادامی۔ پشاوری ٹوپیاں اور ندی کی پشاوری جوتیاں ہر قسم کی دہر قیمت کی مل سکتی ہیں ۸ سے ۸ تک

المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

خاص دہلی کی سوغاتیں
و کتب مطبوعہ مصر و دیگر اشیا

جن اصحاب کو دہلی کی کوئی سوغات یا کتب یا ادویات انگریزی و یونانی۔ مرکب و مفرد۔ سیاہی الفت خانی و قلم واسطی یا تیل چنبیلی۔ خوشبودار کلاہ ترکی اور دیگر قسم وغیرہ کی اشیاء مطلوب ہوں۔ وہ ہماری معرفت بکفایت منگا سکتے ہیں کمیشن بالکل معمولی صرف ار فی روپیہ لیا جائیگا۔ نصف یا تہائی قیمت پیشگی آنے باقی کا وی پی کیا جائے گا۔ زیادہ وزنی پارسل کی روانگی بذریعہ ریل ہوگی قریب کے اسٹیشن کا پتہ اور نام صاف اور خوشخط لکھیں اور اشیاء مطلوبہ کی تفصیل ایسی ہو کہ تعمیل میں وقت نہ ہو۔ تو انشاءاللہ کوئی چیز خراب یا خلاف منشا نہ بھیجی جائیگی مشہور سوغات یہ ہیں۔

سلیم شاہی جوتی۔ زیورات نقرہ۔ از قسم نونگے انگوٹھیاں ڈبیاں۔ بست ہائے بٹن قمیض زنجیردار بٹن۔ گھڑی کی چین۔ وغیرہ نہایت خوشنما جو ولایت تک جاتی ہیں عہ سے صہ تک یہ سب اشیا مل سکتی ہیں۔ سیاہی الفت خانی وغیرہ ہر قسم شنگرف برائے تحریر ہر قسم قلم واسطی ہر قسم عطر عہ سے صہ تولہ تک تیل چنبیلی عہ سے عہ تک عہ سے کم فرمایش کی تعمیل نہ ہوگی۔

کتب مطبوعہ مصر و دہلی۔ عربی فارسی۔ اردو۔ قرآن مجید حمائل شریف معہ مترجم درسی و مذہبی کتب مناظرہ رد عیسائی۔ رد آریہ۔ وغیرہ۔ ہر قسم کی مل سکتی ہیں۔ جواب طلب امور کے لیے جوابی کارڈ ہو۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

شیخ کرم الہی و نور الہی
سوداگر سٹیشنری۔ دہلی دریبہ کلان

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی
فضل بخار و طحال کی دوا

یہ دوا ۲۰ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہیں۔ اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آ گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک بار ضرور منگا کر استعمال کریں اسمیں چند فائدے لاجواب ہیں یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اسی لیے اس کی چار پانچ خوراک کے پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے۔ اور تلی کو گرا دیتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱۲ آنہ محصول ۴ آنہ دو شیشی تک ۸ آنہ قیمت شیشی خورد ۸ آنہ محصول ڈاک ۵ دو شیشی تک ۲ آنہ

نوٹ فرمایش کے ساتھ اخبار کا حوالہ دینا ضرور ہے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

تصدیق کلام ربانی

بجواب

مسلمانی کے بانی کی کہانی۔

دہلی میں پچھلے سال ایک نامعقول پر از جہالت و ضلالت ٹریکٹ مسمی مراری لال آریہ اپدیشک نے حضور انور احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہایت بیباکانہ گندہ دہانی سے لغو و بیہودہ اعتراضات لکھکر شایع کیے تھے۔ اس کا مکمل و مفصل جواب مندرجہ عنوان نام سے قریبًا تیرہ جزو پر لکھوا کر شایع کیا ہے۔ اس میں حضور پر نور صلعم کی صداقت اور پاکدامنی کا ثبوت بڑے بڑے مشاہیر فلاسفروں و علما یوروپین کی شہادتوں سے دیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت بہت مختصر یعنے صرف ۸

باہتمام منشی محمد ... مینیجر ... در مطبع ... قادیان ... طبع ... شد